بیشک اللہ احسان کرنے والوں کو دوست رکھتا ہے[۳]

[۱] حج کے مہینوں کی چاندرات سے متعلق بہت سے وہم پرستانہ خیالات پھیلے ہوئے تھے جنکے تحت بہت سے رسم و رواج تھے جن کا اسلام سے کوئی جوڑ نہ تھا۔ قرآن نے انکی تفصیل ذکر کئے بغیر سب کو یک قلم ختم کر دیا اور ان سے متعلق جو دو کام اصل تھے جواب میں ان کو برقرار رکھا۔ وہ یہ ہیں (۱) ان کے ذریعہ لوگ اپنے کاروبار، تجارت اور سفر کے اوقات معلوم کرتے ہیں (۲) انکے ذریعہ لوگ حج کے اوقات، مہینہ اور دن معلوم کرتے ہیں۔

احرام کے سلسلہ میں ایک بڑی گمراہی یہ تھی کہ احرام باندھنے کے بعد گھر جانے کی ضرورت ہوتی تو دروازہ سے نہ جاتے تھے، بلکہ گھر کی پشت کی جانب سے، چھت کے اوپر سے یا بڑا سوراخ کر کے جاتے تھے۔ ان کا خیال تھا کہ ان دروازوں سے گناہ کر کے آتے جاتے رہے ہیں، اب جب گناہ سے توبہ کی توفیق ہو رہی ہے تو ان دروازوں سے آنا جانا ٹھیک نہیں ہے۔ زیارت گاہوں اور تیرتھ گاہوں میں اس قسم کے توہّمات اور بہت سے رسم و رواج کی کبھی کمی نہیں رہی ہے۔ قرآن نے کہا کہ نیکی کی یہ کوئی بات نہیں ہے کہ تم ایسا کرو بلکہ نیکی یہ ہے کہ برائیوں سے بچو اور اللہ سے ڈرتے رہو احرام کے بعد اپنے دروازوں سے داخل ہو۔ بلا وجہ کیوں مشقت میں پڑتے ہو۔

[۲] حج کی مقدس جگہوں کا ظلم و فساد سے پاک ہونا ضروری ہے، اگرچہ اس کے لیے جنگ ہی کرنی پڑے۔ جنگ میں قتل و خونریزی ہوتی ہے۔ جو مقدس جگہوں کے تقدس کے خلاف ہے۔ لیکن وہاں جو ظلم و فساد پھیلا ہوا ہے، لوگوں کی فکر و عمل کی آزادی ختم ہو گئی ہے اس کا دفع کرنا بہر حال ضروری ہے، اگرچہ تقدس کو پامال کرنا پڑے۔ فتنہ و فساد قتل و خونریزی سے کہیں زیادہ برا اور سخت ہے۔ اس کی خاطر قتل و خون ریزی کو برداشت کیا جائے گا، اگرچہ مسجد حرام ہی کے پاس کیوں نہ ہو۔

[۳] حج کے محترم مہینوں کا احترام اپنی جگہ ہے، لیکن اگر کوئی احترام کو ملحوظ نہ رکھے اور ان مہینوں میں ظلم و زیادتی کرے تو اس کا دفعیہ بہر حال ضروری ہے۔ بس اس کا خیال رہے کہ ہر حال میں اللہ سے ڈرتے رہو اور اللہ کی راہ میں خرچ کرتے رہو۔ اپنی طرف سے ظلم و زیادتی نہ ہو اور خرچ نہ کر کے اپنے آپ کو ہلاکت میں نہ ڈالو۔

عبدالرشید عراقی

محدّثین کرام کی علمی خدمات

صحیح ابن خزیمہ...... امام ابن خزیمہ کی مشہور تصنیف ہے۔ اس کا شمار حدیث کی اہم اور معتبر کتابوں میں ہوتا ہے۔ مستند مصنّفین اور ثقہ علمائے کرام نے اس کی حدیثوں سے اخذ و استنباط کیا ہے۔ حافظ ابن کثیر (م ۷۷۴ھ) لکھتے ہیں :

"من انفع الکتب و اجلھا" ۱۔

یعنی صحیح ابن خزیمہ نہایت مفید اور اہم کتابوں میں سے ہے۔

علامہ سیوطی (م ۹۱۱ھ) لکھتے ہیں :

"صحیح ابن خزیمہ کا پایہ صحیح ابن حبان سے زیادہ ہے، کیونکہ ابن خزیمہ نے صحت کی جانب زیادہ توجہ کی ہے۔ وہ ادنیٰ شبہ پر بھی توقف سے کام لیتے ہیں" ۲۔

حافظ ابن حجر عسقلانی (م ۸۵۲ھ) نے صحیح ابن خزیمہ پر مفید علمی حواشی لکھے۔ ۳۔

امام ابو عوانہ اسفرائنی (م ۳۱۶ھ)

امام ابو عوانہ کا نام یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم تھا۔ قریہ اسفرائن من مضافات نیشاپور کے رہنے والے تھے۔ سن ولادت کے بارے میں ارباب سیر خاموش ہیں۔ تاہم آپ کی وفات ۳۱۶ھ میں ہوئی۔ ۴۔ ابتدائی تعلیم اسفرائن میں حاصل کی۔ بعدازاں تحصیل حدیث کے لئے خراسان، عراق، یمن، حجاز، شام، جزیرہ، فارس، اصفہان اور مصر کا سفر کیا اور نامور محدثین کرام سے استفادہ کیا۔ ۵۔ آپ کے اساتذہ میں امام مسلم (م ۲۶۱ھ)، امام ابو حاتم رازی (م ۲۷۷ھ) اور امام ابو زرعہ (م ۲۶۴ھ) جیسے نامور محدثین کرام شامل ہیں۔